شیخ ابو بشیر عبدالرحمٰن حنیف
فاضل مدینہ یونیورسٹی۔ امیر جمعیت اہلحدیث بلتستان

اتحاد بین المسلمین

الحمد للہ الذی الف بین قلوب المسلمین و اکمل علیہم دینہم و اتم علیہم نعمتہ و رضی لہم الاسلام دینا و الصلاۃ والسلام علی نبیہ الذی ارسلہ رحمۃ للعالمین و علی آلہ و اصحابہ الاشداء علی الکفار و الرحماء بینہم وبعد' فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم "انما المومنون اخوۃ" (الحجرات: 10) ترجمہ مومنین آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں ۔۔۔ موج ہے دریا میں بیرون دریا کچھ نہیں

اسلام دین اخوت و محبت ہے وہ مسلمانوں کو باہمی اتحاد و اتفاق کی دعوت دیتا ہے ایثار و قربانی کا درس دیتا ہے اسلامی تعلیمات کا بنیادی نکتہ اتحاد ہے۔ نماز روزہ' جمعہ' جماعت اور عیدین وغیرہ عبادات و اعمال سب میں اتحاد کا درس ہے۔ حج تو اسلام کا سب سے بڑا اجتماع ہے جس میں کردار گفتار اور لباس' ہر لحاظ سے وحدت اسلامی کا اظہار ہوتا ہے۔

حرم پاک بھی' اللہ بھی' قرآن بھی ایک ۔۔۔ کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک

اسلام کا یہ تقاضا ہے کہ مسلمان جسد واحد کی طرح متحد ہو جائیں دشمنان اسلام کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی مانند ٹھوس اور ثابت قدم رہیں۔ اسلام زور دیکر یہ کہتا ہے کہ مسلمانو! مومنو! تمہاری عزت و کامیابی' تمہاری طاقت و قوت باہمی اتحاد میں ہے خبردار آپس میں اختلاف نہ کرنا فرقہ بندیوں میں نہ پڑنا ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔

اسلام نے وحدت صفوف کے لئے صرف دعوت ہی نہیں دی ہے بلکہ عظیم پلیٹ فارم بھی مہیا کیا ہے اور ایسی مضبوط رسی دی ہے جسے تھام کر ہر دور میں انسان ذلت و رسوائی کے عمیق اور تاریک گڑھے سے باہر آ سکتا ہے' رنگ و نسل' قومی' لسانی اور علاقائی عصبیتوں سے نجات حاصل کر سکتا

ہے وہ مضبوط رسی اور پلیٹ فارم اللہ کی کتاب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے ارشاد گرامی تعالیٰ ہے۔ "واعتصموا بحبل اللہ جمعیاً ولا تفرقوا واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا" (العمران 103) اللہ تعالیٰ کی رسی کو سب ملکر مضبوطی سے تھام لو اور پھوٹ میں نہ پڑو اور اللہ تعالیٰ کی اس وقت کی نعمت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی پس تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے۔ معلوم ہوا کہ کتاب و سنت سے انحراف پھوٹ کا سبب بنتا ہے۔

تاریخ گواہ ہے کہ جبتک مسلمانوں نے ان دونوں کو صحیح معنوں میں اپنائے رکھا متحد رہے اور باعزت بھی رہے۔ قرون اولی پر ذرا نظر دوڑایئے عرب کے وہ شتربان جو کسی نظام کے پابند نہیں تھے' معمولی باتوں پر سالہاسال لڑتے رہتے تھے قرآن کی شہادت کے مطابق ہر لحاظ سے وہ صریح گمراہی میں تھے مگر قرآن کریم کو جب انہوں نے اپنے سینے سے لگایا اسے اپنا دستور و آئین بنالیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا رہبر مان لیا تو دین و دنیا کے سردار بن گئے اللہ تعالیٰ نے عرب و عجم پر انہیں حکمرانی عطا فرمائی جو ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے بھائی بھائی بن گئے ایک دوسرے پر جان نچھاور کرنے لگے۔ مہاجر' انصار' حبشی رومی' فارسی' کالے' گورے سب رشتہ اسلام میں اس طرح منسلک ہو گئے اور تمام اختلافات ختم ہو گئے۔

ان معیاری مسلمانوں کا جو نقشہ اور ان پاک نفوس پر مشتمل معاشرے کی جو تصویر کتاب و سنت میں پیش کی گئی ہے اس کی کچھ جھلک دیکھئے۔ والذین تبووا الدار والایمان من قبلھم یحبون من ھاجر الیھم ولا یجدون فی صدورھم حاجۃ مما اوتوا و یوثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ (الحشر 9)

اور جنہوں نے اس گھر (مدینہ) میں اور ایمان میں ان سے پہلے جگہ بنالی ہے اپنی طرف ہجرت کر کے آنے والوں سے محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو جو کچھ دیا جائے اس سے وہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہیں کرتے بلکہ وہ خود اپنے اوپر انہیں ترجیح دیتے ہیں گو خود کو کتنی سخت حاجت ہو۔ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ و رضوانا سیماھم فی وجوھم من اثر السجود (الفتح 29) محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر نہایت سخت ہیں آپس میں رحمدل ہیں۔ آپ انہیں دیکھیں گے کہ رکوع اور سجدے

کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں ہیں ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے۔ عن النعمان بن بشیر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ترى المومنين فی تراحمہم وتوادھم و تعاطفھم كمثل الجسد اذا اشتكى منه عضو تداعى له سائر الجسد بالسهر والحمى (متفق علیہ)

آپ مومنوں کو ایک دوسرے پر رحم و شفقت کرنے اور آپس میں پیار و محبت سے رہنے میں ایک جان کی مانند دیکھیں گے جس کا کوئی حصہ دکھے تو سارا جسم بخار اور بے خوابی سے بے قرار رہتا ہے۔

ایمان باللہ کے بعد اتحاد باہمی ان کی وہ عظیم طاقت تھی جس کے ذریعہ انہوں نے اپنے وقت کی بڑی سی بڑی مخالف قوتوں کو شکست دے دی روم اور فارس جیسی عظیم سلطنتیں ان کے سامنے نہیں ٹھہر سکیں۔

لیکن جب سے مسلمان باہمی اختلافات کا شکار ہو گئے اور فرقہ بندیوں میں پڑ گئے تو ان کی طاقت ختم ہو گئی۔

بقول شاعر:

وہ زمانے میں معزز تھے مسلمان ہو کر اور تم خوار ہوئے تارک قرآن ہو کر

آج مسلمان دنیا میں کثیر تعداد میں ہونے کے باوجود گوناگوں مسائل سے دو چار ہیں ہر جگہ مقہور و مظلوم ہیں۔ دشمنان اسلام ان کی سرکوبی کر رہے ہیں اور انہیں ظلم و ستم کا تختہ مشق بنا رہے ہیں۔ ہر طرف سے ان کو لوٹ رہے ہیں مگر مسلمان پھر بھی بیدار نہیں ہو رہے وہ اپنے اختلافات ختم نہیں کر پا رہے ہیں۔ جو عظیم قومی المیہ ہے۔

مسلمانوں کی موجودہ تفرقہ بازی و نااتفاقی' زوال و انحطاط کا علاج بھی بقول امام دارالہجرت مالک بن انس ؒ وہی ہے جو قرون اولیٰ کی خرابیوں کا تھا۔

لن يصلح آخر هذه الامة الا بما صلح به اولها اس امت کی آخری دور کی اصلاح اسی چیز سے ہی ہو سکتی ہے جس سے اس کی ابتدائی دور کی اصلاح ہو گئی تھی۔

تو آیئے سب ملکر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں کتاب و سنت کو اپنا لائحہ عمل بنا لیں اس کی روشنی میں اپنے اختلافات کا حل تلاش کریں گروہی عصبیتوں کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں جو وقت کا بھی ایک اہم تقاضا ہے تاکہ ہم ایک باعزت قوم کی حیثیت سے زندہ رہنے کے قابل ہو جائیں۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے نیل کے ساحل سے لیکر تابخاک کاشغر